نوائے وقت

ماحولیات

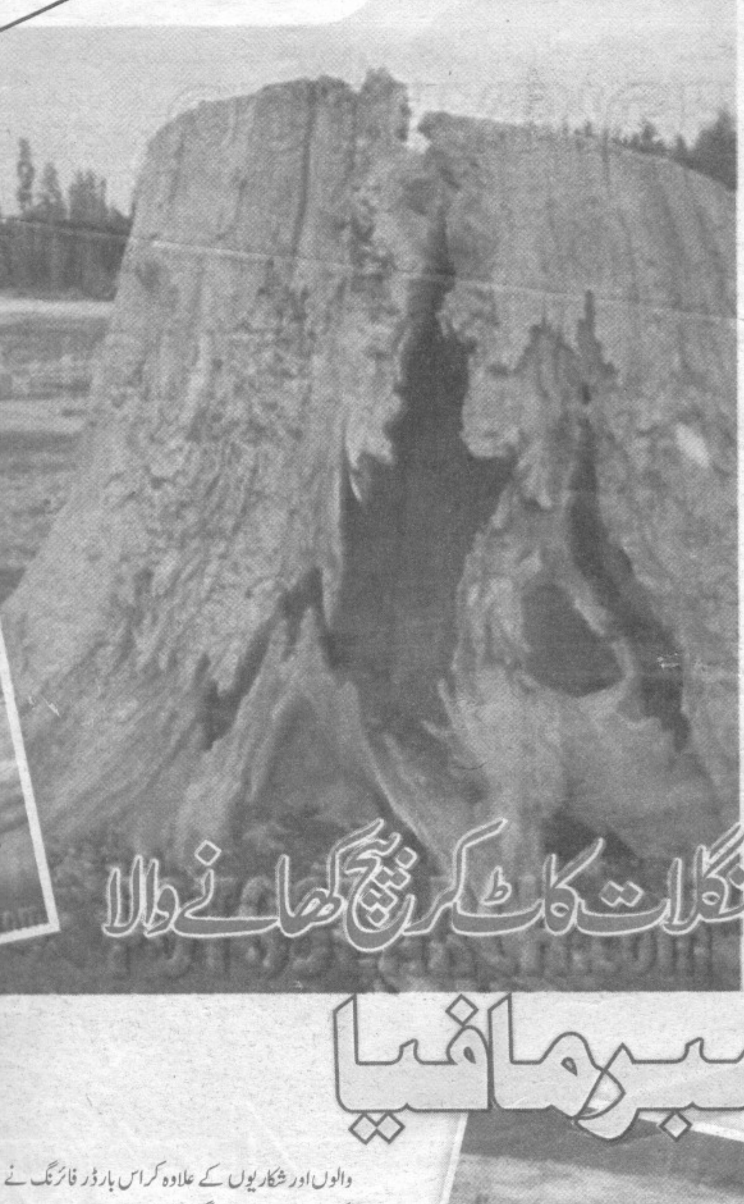

پاکستان کے جنگلات کاٹ کر بیچ کھانے والا
ٹمبر مافیا

طارق منیر بٹ

تقسیم کے وقت پاکستان کے حصے میں آنیوالا کشمیر اپنے محل وقوع، آب و ہوا، جنگلات اور جنگلی حیات کی وجہ سے کبھی جنت نظیر کی زندہ مثال تھا جہاں صنوبر، میپل (پانچ پتوں والا درخت) ایش، فر، اوک، سپر اوس اور وال نٹ کل رقبے کے 42 فیصد پر مشتمل تھا۔ سرسبز و شاداب جنگلات میں انتہائی نایاب جانور پائے جاتے تھے۔ جن میں اونچے پہاڑوں پر برفانی چیتوں کی ایک دندناتی نسل آباد تھی۔ اس دور میں ہینگل سرخ ہرنوں کے بڑے بڑے ریوڑ گھاس چرتے دکھائی دیتے۔ صنوبر کے آسمان سے باتیں کرتے ہوئے درختوں کے درمیان ہمالین سیاہ ریچھ، مارخور، دھاری دار بلی کی نسل کا چھوٹے سائز کا چیتا نما جانور، بائی نیکس اور ایبکس یہاں کے جنگلی حسن کی جان تھے۔ مارخور یہاں کی جنگلی حیات میں ایک اہم مقام رکھتا تھا۔ یہ جانور زندہ سانپ کو نگلنے اور سیدھی پہاڑی پر چڑھنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔ آج بھی لوگ اس جانور کے

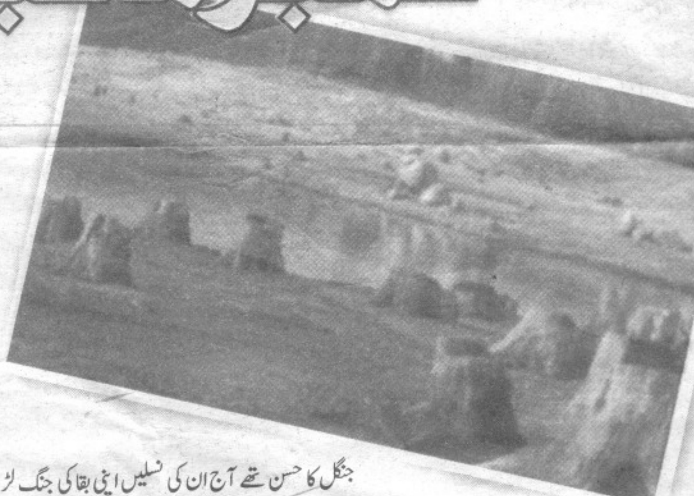

لمبے سینگوں والے سر کو حنوط کر کے اپنے ڈرائنگ روم کی زینت بناتے ہیں۔ جانوروں کے علاوہ یہاں رنگے برنگے فیزنٹس کی ایک حسین دنیا آباد تھی جنہیں کشمیر کے جنگلوں کا حقیقی حسن کہا جا سکتا تھا۔ ان رنگ برنگے فیزنٹس میں اہم ترین سرخ فیزنٹ، نیلے اور سبز پروں والا فیزنٹ، سرمئی ٹریگوپین اور کاک لیس فیزنٹ سے جنگلات بھرے پڑے ہوتے۔ اونچے درختوں پر بیٹھے

جنگل کا حسن تھے آج ان کی نسلیں اپنی بقا کی جنگ لڑ رہی ہے۔ برفانی چیتا، کشمیری سرخ ہرن اور ہینگل کی نسل انہی مسائل سے دوچار ہے۔ یہاں کے جنگلات کو رونق بخشنے والا مارخور بھی اپنے وجود کے خطرے سے دوچار ہے۔ ایک وقت تھا جب سائبریا کے پرندے یہاں کے جنگلات کو اپنی جائے پناہ بناتے تھے آج انہوں نے بھی یہاں کا رخ کرنا چھوڑ دیا ہے۔ درختوں کو نقصان پہنچانے میں پرندے پکڑنے

والوں اور شکاریوں کے علاوہ کراس بارڈر فائرنگ نے بھی اپنے زبردست گھاؤ لگائے ہیں (زبردست بم باری سے درختوں کے ٹشوز کو بے حد نقصان پہنچا) لیکن ان تمام سے بڑھ کر جو نقصان ٹمبر مافیا نے پہنچایا ہے اس کی تلافی ناقابل بیان ہے اور ان تمام چھوٹے موٹے نقصانوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ (اس امر کے باوجود کہ حکومت آزاد جموں و کشمیر نے زندہ درختوں کی کٹائی پر پابندی لگا رکھی ہے) کشمیر میں جنگلات کو نقصان پہنچانے والے کئی افسران اور دیگر کئی اہم افراد آج کل احتساب کے آہنی شکنجے میں ہیں۔ یہ تو تھی صرف آزاد کشمیر کی صورتحال پورے پاکستان کی صورتحال اس سے کہیں بدتر ہے۔ فوڈ اینڈ ایگریکلچرل آرگنائزیشن آف امریکہ (ایف اے او) کا کہنا ہے کہ پاکستان کا 2.3 ملین ہیکٹر رقبہ جنگلات پر مشتمل ہے جو کہ اس کے مکمل رقبے کا 3.1 فیصد ہے۔ پاکستان کے مقابلے میں دوسرے ممالک کے جنگلات کے رقبے کا جائزہ لیں تو ہمارے ہاں جنگلات پر مشتمل رقبے کی پیمائش شرمناک حد تک کم ہے۔ کہتے ہیں کہ

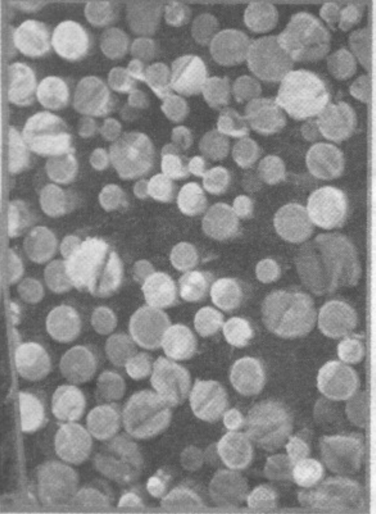

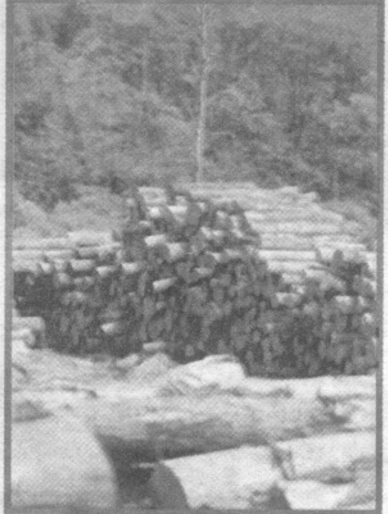

[illegible]
سنہری عقاب اور انہی کے ساتھ ساتھ داڑھی والی چیلوں کے جھتے فضا کی رونق دوبالا کرتے۔ یہاں کے جنگلات موزمین جنہیں سرنگ کھودنے میں ملکہ حاصل ہے، پرندوں کی چہچاہٹ اور شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ سے زندہ وشاداں نظر آتا تھا۔

پھر اچانک ان ہرے بھرے اور سرسبز وشاداب جنگلوں کو جیسے کسی کی نظر لگ گئی۔ بددیانت لوگوں کا ایک ایسامافیاابھر کر سامنے آیا جس نے ذاتی خواہشات اور مقاصد کی تکمیل کیلئے ان جنگلات کا صفایا کرنا شروع کر دیا۔ آج بدقسمتی سے 42 فیصد جنگلات پر مشتمل رقبہ سکڑتے سکڑتے 11 فیصد سے بھی کم رقبہ پر رہ گیا ہے۔ یہاں کے قدیم جانور جو کبھی یہاں کے

Parks & Gar

اس سے بڑی اور کیا بدقسمتی ہو گی کہ یہ نادان دوست مافیا جو خود ہم میں سے ہے اور اس ملک کا باشندہ ہے ملک کیلئے نئے نئے صحرا پیدا کر رہا ہے۔ جنگلات کی تیزی سے بڑھتی ہوئی کٹائی انتہائی سنجیدہ ماحولیاتی مسائل کا پیش خیمہ ثابت ہو رہی ہے۔

ایک زمانہ تھا جب ملکہ کوہسار مری اپنی جنگلی حیات اور گھنے جنگلات کی وجہ سے بے حد اہمیت کی حامل تھی لیکن اسے بدقسمتی کہیئے کہ اردگرد کی آبادیوں کی طرف سے درختوں کے بیجا کٹاؤ کی وجہ سے مری ٹنڈ منڈ ہو کر رہ گئی ہے۔ وہ درخت جو کبھی موسم کو منٹوں میں تبدیل کر دیا کرتے تھے اب انتہائی کم تعداد میں رہ گئے ہیں۔ آج سے 25'30 سال قبل مری میں لگ بھگ 28 سے 30 فٹ تک برف پڑتی تھی اور وہ درجہ حرارت انتہائی منفی حد تک چلا جاتا تھا لیکن اب یہ تمام باتیں گزرا وقت بن کر رہ گئی ہیں۔ ایک درخت کو جوان ہونے میں ایک مدت درکار ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ درخت کم پڑ رہے ہیں اور انہیں اگانے کا عمل انتہائی سست رفتار ہے۔

ایک حالیہ اندازے کے مطابق ٹمبر مافیا نے پچھلے ڈیڑھ سال کے دوران جنگلات کے بدعنوان سرکاری ملازمین کے ساتھ مل کر صرف ملتان سرکل میں 75 ہزار درختوں کا صفایا کر دیا ہے جس کی مالیت کا اندازہ تقریباً 2 بلین لگایا گیا ہے۔

کسی بھی ملک کی صنعتی ترقی کیلئے اس کے ٹوٹل رقبے کا ایک چوتھائی حصہ جنگلات پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اس ضمن میں دوسرے ممالک کا جائزہ لیں تو امریکہ کا رقبہ 33 فیصد، یورپ کا 46 فیصد، ساؤتھ امریکہ 50 فیصد، ایشیا 17.8 فیصد رقبے پر مشتمل ہے۔ اس صورتحال پر بحیثیت قوم ہم کس مقام پر کھڑے ہیں، بہرحال یہ ایک توجہ طلب مسئلہ ہے؟

چاہیئے تو یہ تھا کہ اس بدترین صورتحال پر نہ صرف حکومتی بلکہ عوامی سطح پر بھی لوگوں کی تربیت کی جاتی اور زیادہ سے زیادہ علاقے پر درخت اگائے جاتے لیکن الٹا ہو یہ رہا ہے کہ پاکستان میں حیرت انگیز طور پر جنگلات غائب ہو رہے ہیں۔ ورلڈ کنزرویشن آرگنائزیشن کا کہنا ہے کہ اگر درختوں کی کٹائی کا سلسلہ یونہی جاری رہا تو آئندہ 20 سے 25 سالوں میں پاکستان میں جنگلات کا خاتمہ ہو جائیگا۔

اب آیئے صوبوں کی طرف پاکستان میں صوبہ سرحد کو جنگلات سے مالا مال ہونے کا اعزاز حاصل

ہے۔ یہاں کی وزارت جنگلات کو سب سے اہم وزارت تصور کیا جاتا ہے اور ہر ممبر اسمبلی کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ جنگلات جیسی وسائل سے بھرپور وزارت پر براجمان ہو۔ سرحد میں جنگلات پر سب سے بڑی کاری ضرب 1988ء کے دور میں لگائی گئی۔ یوں حکومت کو لکڑی کی کٹائی پر پابندی لگانا پڑی اور اس غیر قانونی کاروبار میں ملوث افراد کے ساتھ آہنی ساتھ سے نبٹانا پڑا۔ اس امر کے باوجود ٹمبر مافیا نے دوسرے صوبوں میں لکڑی بھیجنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ یہ مافیا 4 لاکھ کیوبک فٹ رقبے پر سے جنگلات کا صفایا کر چکا ہے۔ 1989ء سے 1992ء کے درمیان مزید ایک ملین کیوبک فٹ رقبے پر درختوں کو کاٹ دیا گیا۔

بقیہ صفحہ نمبر 30 پر